رجسٹرڈ ایل ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

سنہ ۱۳۱۸

چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی نجات از ہر زیاں بینی

سالانہ قیمت ...

ایڈیٹر یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۱۰		دار الامان قادیان ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء		نمبر ۴۰

نظم

جناب سید محمد شاہ صاحب سیالکوٹی

خدا کے ذکر سے ملتی دلوں کو شادمانی ہے
یہ کہتا ہوں یہ بھی صدائے آسمانی ہے
نہیں ملتیں اس سے ہی اطمینان پاتے ہیں
قلوب مضطرب جس سے انہیں مرض نہانی ہے
نہیں راحت نہیں اس کی ہے سدا اُن پر
جنہیں راہیں کھلتی آتی ہیں اسی کی بات مانی ہے
خدا کی پاک حق میں گم ہو کر یاد کرتا ہے
جنہوں نے نہیں ہیں وہ ملتجد یاد کرتا ہے
اُسے جو یاد کرتے ہیں وہ اس خدا کی مہربانی ہے
خدا کے ذاکروں پہ ہاں خدا کی مہربانی ہے

جنہیں اخلاص ہے وہی اُسکو بھی پیارے ہیں
خدا کے نام لیوؤں کی وہاں پر قدردانی ہے
یہی ہے آرزو ان کی ستائش اُس کی ہو ہر دم
خدا کی حمد و استغفار ان کی زندگانی ہے
انھیں کب چین ہے اُس بن وہ اس کی لَو لگی ہے
وہ اس کے یار جانی ہیں وہ ان کا یار جانی ہے
کرو ذکر خدا جاری یہ دجالی زمانہ ہے ...
سچ وقت آخر آیا جو مرد آسمانی ہے
معلم بن کے آیا ہے علوم آسمانی کا
دلوں پر ہیبت حق اب تو اُس نے ہی بٹھا دی ہے
مرے جیسے مرے جیسے ہی چرچا پڑا ہر سو
ہوئے کشمیر میں مدفون یہ کیا راز نہانی ہے

ہمیشہ کے مسیحا نے پکارا قادیاں آکر
مسیح کا بر فلک جانا یہ سب جھوٹی کہانی ہے
مبارک جسم احمد کا رہا خاک اب اس کی نشانی ہے
پڑھا یا ہے فلک عیسیٰ یہ بالکل فراغت ہے
مسلمانوں تمہیں کیا عقل سے نامعقول مانی ہے
یہ کیسی بات ہے انبیاء زندہ ہیں اب تک گر عیسیٰ
مرے سب انبیاء قدر آپ کی یہ حکمت والی ہے
بہت ہی قابل ہیں خدا کے انبیاء سارے
مقام زندگی میں ہیں تشبیہ عیسیٰ کی سب فانی ہے
نرالی زندگی عیسیٰ کی ہے خدا بھی اُن کا ہوتا ہے
خدا کے جو کہ ہوتے ہیں حیات جاودانی ہے
خدا کے پاک بندوں کو حیات جاودانی ہے

خدا کی راہ میں مرنا دائمی زندہ ہونا ہے
ذرا یوں مر کے دیکھو زندگی گر تمہیں مانی ہے
بہت آسان راہ یہ ہی خدا نے تمکو سمجھایا
پڑے ہو خواب غفلت میں یہ کیسی سر گرانی ہے
نہیں عزت اگر قرآن کی منظور یوں کہدو
کلام پاک قرآن پر یہ کیسی بدگمانی ہے
خدا جانے تمھیں اس جسم خاکی سے ہے کیوں الفت
بنی جو شے ہے مٹی سے وہ مٹی میں ہی جانی ہے
بھلا اس جسم خاکی کو تعلق آسماں سے کیا
وہاں جانے سے اسکو روکتی اسکی گرانی ہے
زمیں کا جو کہ حصہ ہے زمیں وہ چھوڑتی کب ہے
وہی بر آسماں جاتی ہے جو شے آسمانی ہے
نہیں گر چھوڑتے تم ضد تو پھر اچھا مبارک ہو
خود مندی اگر تم نے یہیں اپنی دکھانی ہے
ہمارا کام سمجھانا ہے بس لطف و محبت سے
نہ کرنا ناز اس جینے پہ یہ جینا تو فانی ہے
خدا جانے یہ کج رائی نتیجہ کیا دکھائیگی
عزیزو وقت ہے سمجھو کوئی دن زندگانی ہے
مسیح ناصری کی زندگی بھی تم سمجھ لوگے
کہ جب سمجھوگے کیا کہتا مسیح قادیانی ہے
لحد میں جبکہ لیٹوگے سو مٹی کے تم نیچے
بہت حسرت سے دیکھوگے کہ کیا کیا خاک چھانی ہے
مقام قرب حق کی زندگی پانیکا وقت آیا
اٹھو دار الاماں پہنچو کہ وقت کامرانی ہے
یہی وہ زندگی سچی ہے جو عیسیٰ نے پائی تھی
یہی انجیل میں قول مسیح آنجہانی ہے
وہی محروم و بد قسمت ہے دور اس آب حیواں سے
کہ جسکو رائگاں یہ زندگی اپنی گنوانی ہے
مروگے جب تو خود یاد آئیگا اسوقت کا کہنا
دکھائیں کیا تمھیں وہ شے جو حق نے دکھانی ہے

مسیحا و احمد گر آئے نہ ہوتے
تو قرآں کے جلوے دکھلائے نہ ہوتے
بدلتے نہ پہلو غلط کاریوں کے
جو اسرار قرآں وہ لائے نہ ہوتے
دلوں میں خدا کی سمائی نہ ہوتی
خدائی جو حربے چلائے نہ ہوتے
نہ باطل کی گردن کبھی ٹوٹتی یوں
اگر مبہت حق دکھائے نہ ہوتے
جو دعوی نہ کرتے مسیحا و مہدی
تو بگڑے ہوئے دل بنائے نہ ہوتے
نہ چلتے پر گر آسماں ان کے ہوتا
نشاں پیشگی یوں دکھائے نہ ہوتے

نہ آتھم کبھی اسکے کہنے سے مرتا
اُسے ہاویہ میں گرائے نہ ہوتے
غضب کی چھری پیٹ میں گر نہ گھستی
تو یوں لیکھرامی ہرائے نہ ہوتے
خدا اُنکی باتیں جو پوری نہ کرتا
اُنھوں نے قدم یوں جمائے نہ ہوتے
محمدؐ کی مسند پہ کیوں بیٹھ جاتے
خدا سے جو تائید پائے نہ ہوتے
صداقت کبھی اُنکی ظاہر نہ ہوتی
یہ فتوی جو اُنپر لگائے نہ ہوتے
دراز اسقدر اُنکو مہلت نہ ملتی
خدا کے جو بھیجے بھیجائے نہ ہوتے
جو ہوتا یہ خود ساختہ کارخانہ
تو پھر یوں وہ اسکو بنائے نہ ہوتے
کلام خدا اُنپہ نازل نہ ہوتا
تو بار گراں یہ اُٹھائے نہ ہوتے
نہ پاتے اگر خلعت انبیائی
تو جرأت وہ ایسی دکھائے نہ ہوتے
نہ ہوتے اگر مرسل حق مسیحا
کلام ایسے مُنہ پر وہ لائے نہ ہوتے
چمکتا نہ نور خدا اُن کے مُنہ پر
اگر وہ خدا کے سجائے نہ ہوتے
نہ ہیبت نہ شوکت نہ قدرت یہ ہوتی
جو مامور حق نے بنائے نہ ہوتے
دم اُنکا نہ ہوتا اگر روح پرور
تو مردہ دلوں کو جلائے نہ ہوتے
اگر جذب حق اُنمیں پیدا نہ ہوتا
دلوں میں وہ ہرگز سمائے نہ ہوتے
نہ اسلام کی راہ یوں صاف ہوتی
جو شرک خفی کو مٹائے نہ ہوتے
مسیحا مرے اور مری عیسویت
نہ مرتے اگر آپ آئے نہ ہوتے
کبھی نور قرآں ظاہر نہ ہوتا
اگر وہ زمیں پر گرائے نہ ہوتے
یونہی آسماں پر بٹھائے گئے تھے
انھیں کیوں لحد میں سلائے نہ ہوتے
سری نگر میں جبکہ مرقد ملا ہے
تو کیوں اُسکا نقشہ دکھائے نہ ہوتے
مسلمان فرقاں میں غور کرتے
تو ناحق اُنھیں وہ بچائے نہ ہوتے
مسلماں اگر ترک قرآں نہ کرتے
تو الزام ثابت کرائے نہ ہوتے

مریں ہاے سرور رہنے زندہ عیسیٰ
غضب کا یہ ایسی تو ڈھائے نہ ہوتے
کسیکو اگر پاس قرآں نہ ہوتا
تو ایسے عقیدے بنائے نہ ہوتے
گئی گذری اب غیرت دین انسے
اگر ہوتی یوں مار کھائے نہ ہوتے
ڈبو کر رہے تھے یہ کشتی اسلام
جو مہدی بھی تشریف لائے نہ ہوتے
نہ موعود آتا نہ جھگڑے اُٹھاتا
نہ اپنے بھی دن یہ بھلے آئے ہوتے
خدا جانے بنتی تھی کیا گت ہماری
جو تو نے مسیحا چھڑائے نہ ہوتے

بڑھا جاتا تھا دنیا میں ترا انکار یا اللہ
برائے نام تھا توحید کا اقرار یا اللہ
تری بندے سے پری جاتے تھے اب تیری اطاعت سے
سیاہ کاری سے بھولتے تری سرکار یا اللہ
مٹی جاتی تھی تیرے گلشن اسلام کی رونق
بنا جاتا تھا وہ اک دشت پُر از خار یا اللہ
ٹُرھائی تھی بہت غارتگروں نے ہاتھ بڑھ بڑھکر
کہ ہو ویراں پھلا پھولا ترا گلزار یا اللہ
مکیں غارتگروں کے خوف سے گھبرا گئے ایسے
کہ لٹوا بیٹھے تھے اپنا سب گھربار یا اللہ
جمائے تھے قدم اپنے مگر رہتے نہ پا برجا
زمانہ نے کچھ ایسی بدلی تھی رفتار یا اللہ
ہوئی وہ کثرت آفات دجالی زمانہ میں
کرامت کی بگاڑ ے جسنے سب اطوار یا اللہ
مٹی وہ سادگی اسلام کی جسپر تھا ناز اسکو
خلاف دین و پیغمبر ہوئے کردار یا اللہ
بہت سی ظلمتوں نے کردیا روئے زمیں کالا
نہ قائم رہ سکے ایمان کے انوار یا اللہ
پلائی حُب دنیا نے کچھ ایسے جام بھر بھر کر
بھلایا دل سے تیرا آخری دربار یا اللہ
کلام پاک قرآں سے نہ رکھی کچھ غرض باقی
ہوکر پابندی اسلام سے بیزار یا اللہ
بہت راہیں ہوئیں پیدا پھر اُنمیں ترک قرآں سے
پس پشت اسکو ڈالا ہائے کیوں ہر بار یا اللہ
امام و رہنما و مقتدا گر مانتے اُس کو
تو بیشک وہ سمجھ لیتے ترے اسرار یا اللہ
بجائے خود سمجھ بیٹھا ہر اک جو کچھ سمجھ بیٹھا
نہ آزادی میں کچھ سوچی مآل کار یا اللہ
وہ عملی زندگی اسلام کی جاتی رہی اُن سے
فرائض کا بجالانا ہوا دشوار یا اللہ

خلاف دین سے رکھی کچھ پروا عزیزوں نے
بڑھا بدقسمتی سے کبر و استکبار یا اللہ
بھری بغض و عداوت سے مسلمانوں کے دل ایسے
کہ آپس میں بنے وہ دشمن خونخوار یا اللہ
بہت راہوں سے امت میں فساد آکر ہوئے داخل
بگڑنے سے طبائع کے بڑھا تکرار یا اللہ
زمیں والوں میں جب دیکھا نہ کوئی دین کا حامی
اُتارا آسمان سے تو نے مددگار یا اللہ
وہی آیا وہی آیا کہ جو امت سے آنا تھا
جسے بتلا چکا تھا دین کا سردار یا اللہ
وہی ہے ابن مریم اور مسیحا کی صفت والا
کہ شدت سے کیا ہے دین کا اظہار یا اللہ
وہی مہدی وہی ہادی وہی ہے نائب احمد کا
ہے ہمیں آسمانی نور کی چمکار یا اللہ
غلام احمد کو کیوں ملتا نہ رتبہ اب خلافت کا
محمد کی محبت میں وہ ہے سرشار یا اللہ
ترقی اسکو ہے منظور تیرے دین برحق کی
کتابوں میں بھری اس نے تری انوار یا اللہ
اسے بخشا ہے تو نے زور خود کسر صلیبا کا
کلام اسکا ہے تیرے دین کی تلوار یا اللہ
تری درگاہ سے اسکو ملا نفس مسیحائی
کہ مرنا جس سے ہے دجال آخرکار یا اللہ
نکالے اس نے وہ ہتھیار اپنے کارخانہ سے
کہ دجالی کے منصوبے ہوئے بیکار یا اللہ
خبر لی تو نے آخر وقت میں اس بگڑی امت کی
ادا کرتے ہیں تیرا شکر سو سو بار یا اللہ
دکھایا گلشن اسلام بے رونق زمانہ کو
کہ بن بیٹھے تھے وارث اس کے غفلت کار اہل
معطل کر دیا تو نے مگر غفلت شعاروں کو
وراثت تو نے دی اسکو جو تھا حقدار یا اللہ
دکھائیگا بہار اسکی نواب سارے زمانہ کو
وہ تیرے فضل سے لائیگا برگ و بار یا اللہ
ہوا ہے قادیاں میں فیض کا چشمہ نیا جاری
وہاں برسا ہے تیرا ابر گوہربار یا اللہ
وہاں نکلی ہیں مشرق سے تری انوار رحمت کے
دکھائیگا وہ ایسی نو چمکار یا اللہ
نظر آئیگی دنیا کو تری اسلام کی رفعت
مسیحا کا بنے گا جب وہاں **مینار** یا اللہ
عجب ہیں کام تیرے تو خدائے ذوالعجائب ہے
ہے تیری حکمتوں سے کون واقفکار یا اللہ
نوازے جسکو تو اسکو گرا سکتا نہیں کوئی
خلاف اسکے ہو دنیا ساری گو طیار یا اللہ

ہمیں لازم ہے اب تحدیث نعمت تیری اے منعم
تری نعمت کو دیکھیں ہم نے ہیں آثار یا اللہ
بہت افسوس ہے امت کی اس غفلت شعاری پہ
کہ اس نعمت کا اس نے کر دیا انکار یا اللہ
خدا کے حکم سے آیا تھا امت میں مسیحا جب
تو بیہودہ تھا پھر امت کا یہ اصرار یا اللہ
خلاف حق میں کیا منہ سے وہ بکواس کرتے ہیں
ہوئے گندہ دہانی سے ہیں بدگفتار یا اللہ
ہیں انکے مولوی خوش انکے ان [illegible] پہ
تو ہی جانے کہاں تک امتیں ہیں بیدار یا اللہ
مشائخ اور پیر انکی تکی ہیں شیردا ایسے
شرارت اور بدی کے انہیں ہیں آذکار یا اللہ
مناسب تھا کہ وہ صدق قدم کچھ آکے دکھلاتے
بڑھایا حیلہ سازی سے مگر تکرار یا اللہ
مدار فیصلہ ٹھیرا تھا جب تفسیر قرآن پر
تو ثابت کرتے ہیں مجملہ اظہار یا اللہ
اگر نیت صفا ہوتی فضول بحث کی کیا تھی
کہ جس سے فیصلہ ہوتا تھا اب دشوار یا اللہ
اگر میدان میں آتے تھے کچھ اسرار فرماتے
مگر بیہودہ گوئی کی ہوئی بھرمار یا اللہ
نہیں ہے قدر رکھتی جاہلوں کی عزت افزائی
لگا تھا پیش و پس اک جمع اشرار یا اللہ
اگر جو ہر دکھائی تھے کچھ ایسی بدکلامی کے
تو گھر بیٹھے ہی ہو سکتی تھی یہ گفتار یا اللہ
خدایا یہ نمونے ہیں تری امت کے پیروں کے
حضور ہمیں تری کیا حاجت اظہار یا اللہ
تو خود دانا و بینا ہے یہ کیا طوفان بکتے ہیں
جو اہل ہے تری یہ قوم ناہنجار یا اللہ
ترے اک پاک بندہ کو بتا یا کذب و بہتاں سے
وہ راست بر آتے سے ہیں بیزار یا اللہ
الجھنا بدمعاشوں سے شریفوں کا نہیں شیوہ
انھیں کافی ہے بس تیری ہی اک گفتار یا اللہ

(تمام شد)

تحفہ گولڑویہ

طیار ہو رہا ہے عنقریب شائع ہو جاتا ہے - خاتمہ لکھا گیا چھپ بھی چکا اب صرف ضمیمہ لکھا جا رہا ہے۔

حضرت اقدس کی پاک باتیں

۲۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت اقدس علیہ السلام حسب معمول سیر کو تشریف لے گئے راہ میں فرمانے لگے کہ دو بہت دفعہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بات بتلاتے ہیں میں اسکو سنتا ہوں مگر آپ کی صورت نہیں دیکھتا ہوں غرض یہ اک حالت ہوتی ہے جو بین الکشف والالہام ہوتی ہے - رات کو آپ نے مسیح موعود کے متعلق یہ فرمایا ہے **یَضَعُ الْحَرْبَ وَیُصَالِحُ النَّاسَ** یعنی ایکطرف تو جنگ و جدال اور حرب کو اٹھا دیگا دوسری طرف اندرونی طور پر مصالحت کرا دیگا۔ گویا مسیح موعود کے لئے دو نشان ہوں گے اول بیرونی نشان کہ حرب نہ ہوگی دوسرا اندرونی نشان کہ باہم مصالحت ہو جاویگی پھر اس کے بعد فرمایا **سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ** - سلمان یعنی دو صلحیں اور پھر فرمایا **عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ** یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ میں بھی دو ہی صلحیں تھیں ایک صلح تو انھوں نے حضرت معاویہ کے ساتھ کرلی اور دوسری صحابہ کی باہم صلح کرادی - اس سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود حسنی المشرب ہے - اور حجج الکرامہ میں نواب صدیق الحسن خان نے لکھا بھی ہے کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ مہدی حسنی ہوگا اس کے بعد فرمایا کہ **حسن کا دودھ پیئےگا**۔ پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مہدی آپ کی آل میں سے ہوگا یہ مسئلہ اس الہام سے حل ہو گیا اور مسیح موعود کا جو مہدی بھی ہے کام بھی معلوم ہو گیا - پس وہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ آتے ہی تلوار چلائےگا اور کافروں کو قتل کریگا جھوٹے ہیں اصل بات یہی ہے جو اس الہام میں بتلائی گئی ہے کہ وہ دو صلحوں کا وارث ہوگا یعنی بیرونی طور پر بھی صلح کریگا اور اندرونی طور پر بھی مصالحت ہی کرادیگا۔ اور آل کا لفظ اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آل چونکہ وارث ہوتی ہے اسلئے انبیاء علیہم السلام کے وارث یا آل

وہ لوگ ہوتے ہیں جو ان کے علوم کے روحانی وارث ہوں اسی واسطے کہا گیا ہے کہ کل نقی و نقی الی۔

اس کے بعد پھر مولوی جمال الدین صاحب ساکن سیدوالہ نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر پوچھی مَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ الآیہ۔ ایڈیٹر

اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ بعض نابکار قومیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو بُت پرست کہتی ہیں اللہ تعالیٰ اس آیت میں اُنکی تردید کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف واقعات پر بحث کرتا ہے اور قرآن کُل دنیا کی صدہا قوموں کا مجموعہ ہے اور سب دین کی کتابوں کا فخر ہے جیسے فرمایا ہے فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ۔ اور يَتْلُوا عَلَيْهِمْ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً پس قرآن کریم کے معنے کرنے وقت خارجی قصوں کو نہ لیں بلکہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ مثلاً قرآن کریم نے جو سورہ فاتحہ کو الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ اسماء سے شروع کیا تو اسمیں کیا راز تھا۔ چونکہ بعض قومیں اللہ تعالیٰ کی ہستی پھر اسکی صفات رب۔ رحیم۔ مالک یوم الدین سے منکر تھیں اسلئے اس طرز کو لیا۔ یہ یاد رکھو کہ جسنے قرآن کریم کے الفاظ اور فقرات کو جو قانونی ہیں ہاتھ میں نہیں لیا اُس نے قرآن کا قدر نہیں سمجھا۔

اب دیکھو یہاں خالق العلمین* نہیں فرمایا بلکہ رب العلمین فرمایا اسلئے کہ بعض قومیں ربوبیت کی منکر ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمکو جو کچھ ملتا ہے ہمارے عملوں کے سبب سے ہی ملتا ہے مثلاً اگر دودھ ملتا ہے تو اگر ہم کوئی گناہ کرکے گائے یا بھینس وغیرہ کے جون میں نہ جاتے تو دودھ ہی نہ ہوتا اور خلق چونکہ قطع بُرید کرنے کا نام ہے اس لئے اسموقعہ پر رب العلمین کو جو اس سے افضل تر ہے بیان فرمایا۔ اسی طرح پھر رحمانیت۔ رحیمیت کے منکر دنیا میں موجود ہیں۔

غرض قرآن کریم مذاہب باطلہ کے عقائد فاسدہ کو مدنظر رکھکر ایک سلسلہ شروع فرماتا ہے اسی طرح پھر اس قصہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بریت منظور ہے اور انکو اس ناپاک الزام سے بری کرنا مقصود ہے جو انپر لگایا جاتا ہے کہ وہ بت پرست تھے خدا نے فرمایا مَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ سلیمان نے کفر نہیں کیا۔

---

* نوٹ یہاں یہ بھی فرمایا کہ رب العلمین اس لئے بھی فرمایا تاکہ یہ ثابت کرے کہ وہ بسائط اور عالم امر کا بھی رب ہے۔ کیونکہ بسیط چیزیں امر سے ہیں اور مرکب خلق سے۔ منہ

حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی دارالامان کو آرہے ہیں۔ امرتسر میں حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار کے ایما سے ٹھیرے ہیں کہ اُن کے شکوک دور کریں خدا کرے کہ حافظ صاحب کے شکوک و شبہات دور ہوں مگر افسوس حافظ صاحب کو خدا کی بات پر اعتبار نہ آیا۔ جو انھوں نے براہ راست اس سے سُنا۔

سنا جاتا ہے کہ لاہوری ملہم پارٹی جس کے سرگروہ منشی الٰہی صاحب اکونٹنٹ ہیں کی کتاب ضرورۃ الامام کے جواب میں طیار ہوچکی ہے اور اسکا نام کہتے ہیں عصائے موسیٰ یا دین محمدی رکھا ہے کتاب بالکل طیار ہے مگر اسکی اشاعت کا ملہم پارٹی کو ابھی حوصلہ نہیں مگر ہم حیران ہیں کہ اب تذبذب کیسا پبلک کے سامنے پیش کریں چھپانے کیلئے تو نہیں چھپوائی یہ مصنف بلکہ مصنفین کو بھی اسپر ریویو پڑھکر مزہ آجائیگا اور کتاب کے نام سے ہی اپنی قابلیت کا پتہ لگ جاویگا۔ اگر یہ کتاب حق اور حکمت اور منشی صاحب نے اپنے معاونین کی مدد سے بلکہ خدا تعالیٰ سے توفیق پاکر لکھی ہے تو پھر ڈر کس بات کا ہے۔ سعدی کہتا ہے

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

قرآن شریف میں کوئی گمراہ کرنیوالا حکم نہیں

قرآن شریف سراسر حقائق و معارف سے بھرا پڑا ہے اسمیں کوئی حکم ایسا نہیں جسپر ذرا بھی گرفت ہوسکے اور جو لوگ اسپر اعتراض کرتے ہیں بجز اپنی خوش فہمی اور حماقت کے اور کچھ نہیں دکھاتے۔ قرآن شریف میں ہرگز حکم نہیں۔ کہ دنیا میں خونریزی کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم صاف ہے۔ وَالَّذِينَ لَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ اور خدا کے بندے وہ ہیں جو کسی جانکو بجز حق واجب (قصاص) کے قتل نہیں کرتے وَلَا يَزْنُونَ اور نہ زنا ہی کرتے ہیں۔ اسلام کا لفظ ہی سلم سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں خدا اور لوگوں سے صلح اور موافقت۔ رضائے مولیٰ پر صابر و شاکر رہنا۔ دنیا سے مصالحت برتنا۔ گردن خم تسلیم کرنا۔ پس ایسا مذہب خونریز کیسے ہوسکتا ہے؟ جہاد محض دینی آزادی کے حصول اور ڈیفنس اور فتنہ و فساد کے دفعیہ کا نام ہے جو ہر ایک مذہب میں روا ہے۔ کسی مخالف مذہب کو بوجہ اس کے کہ وہ اسلام کا مخالف ہے۔ قرآن شریف میں ہرگز قتل کرنے کا حکم نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا صاف ارشاد ہے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ دین میں زبردستی نہیں وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ۔ تو ان پر جبر کرنے والا نہیں لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (ممتحنہ)، خدا تمکو منع نہیں کرتا۔ ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کرنے سے جو تمھارے ساتھ دین کے معاملہ میں لڑتے نہیں اور تمکو تمھارے وطن سے نکالا۔ اللہ تعالیٰ کو انصاف کرنے والے پسند آتے ہیں۔ خدا تو تمکو صرف انھیں لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین کے معاملہ میں لڑے اور تمکو تمھارے گھروں سے نکال دیا اور تمھاری جلاوطنی پر ایک دوسرے کی مدد کی۔ اور جو ایسے لوگوں سے دوستی رکھے وہ وہی بے انصاف ہیں + اور یہ بالکل فطرت الٰہی اور نیچر کے موافق حکم ہے

ہاں البتہ وید میں خونریزی ضرور موجود ہے جسمیں صاف لکھا ہے کہ جو شخص دھرم چھوڑ ادھرم کرے اسکو بلا تامل مار دینا چاہیے یعنی مفسد کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۶)

اب اگر اس جنرل آرڈر کی تعمیل کی جائے تو دو ہی دن میں دنیا کی صفائی ہو سکتی ہے چونکہ دنیا میں ہر ایک قوم اور ہر ایک مذہب دوسرے کو بیدین اور مفسد اور ظالم خیال کرتا ہے۔ اس لئے اگر اس حکم کی تعمیل کی جائے۔ تو سوائے چند آریوں کے اور کوئی باقی نہیں رہ سکتا۔

تعجب کی بات ہے کہ آریہ لوگ اسلامی جہاد پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ جسکا جواز اسلام نے قانون فطرت کیموافق حفاظت خود اختیاری اور بعض خطرناک شرور کی مدافعت کے لئے قائم رکھا ہے۔ اور با ایں ہمہ بوڑھوں۔ بچوں۔ عبادت گاہوں کے مکینوں۔ بلا آزار لوگوں کیلئے طرح طرح کی رعایتیں ملحوظ رکھی ہیں۔ اور وید کے اس حکم کیطرف خیال نہیں کرتے جو سوامی صاحب نے بحوالہ وید ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے ایسا ہی وید میں لڑائی جیتنے کی دعائیں اور متفرق ہدایات موجود ہیں۔

اور ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ جب **معلوم ہو جاوے کہ اب ضرور شکست ہوگی اور کسی دوسرے وقت فتح ہو جاوے گی۔ تو جس طرح ہو سکے دشمن کو رضامند کر کے صلح کر لینی اور موقع کا انتظار کرنا چاہیے جب دشمن کمزور اور بیفکر ہو جائے تو اسپر حملہ کرنا چاہیے۔** دیکھو کمزوری کی حالت میں دشمن سے صلح کر کے جان بچا لینا۔ اور قوت پانے پر تمام عہد و پیمان پر خاک ڈالکر حملہ آور ہونا نہایت ہی ناپاک اور گندہ ترین دغابازی ہے

پھر پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔

جنگ میں رتھ۔ گھوڑے۔ ہاتھی چھتر رسد۔ گائے وغیرہ چوپائے۔ گھی تیل۔ عورتیں جس جس سپاہی و عہدہ دار کو لوٹ میں ملجاویں۔ اس کا سولھواں حصہ راجہ کو دیدیویں۔ اور راجہ بھی غنیمت کا سولھواں حصہ سپاہیوں کو دیدے۔ گھی۔ رتھ وغیرہ کا تو سولھواں حصہ ممکن ہے عورت کا سولھواں حصہ نہیں معلوم۔ کیونکر کیا جائیگا شاید ہر ایک بذریعہ نیوگ اس سے کام چلا جا سکے گا۔ اور باری باری پانچوں ہندوؤں کے نمونہ کی تقلید کرے گا۔

ناظرین مذکورہ مضمون پڑھکر غور کر سکتے ہیں۔ کہ خونریزی کی ہدایات وید میں ہیں یا قرآن شریف میں۔

اربعین نمبر ۳

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اربعین نمبر ۳ لکھ رہے ہیں اربعین کا نمبر ۳ ایک عظیم الشان حجت ہے جو الباطل کو چکنا چور کرے گا اور جھوٹے مدعیوں اور مفتریوں کی حقیقت کو طشت از بام کر کے راستباز اور صادق مسیح موعود کی حقانیت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کی اس دلیل کو قائم کریگا جو خود خدا تعالیٰ نے دنیا کے نور اور مکہ کے فرزند (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے پیش کی تھی۔

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا وہ مضمون جو الحکم میں ابھی ۲۴ اکتوبر کو شائع ہو چکا ہے عنقریب لاہور کے معزز اخبار عام میں شائع ہوگا

گولڑوی کی آمد لاہور کی جو رویداد گولڑوی جماعت نے شائع کی ہے اسپر ہمارے مخدوم مولوی عبدالکریم صاحب انشاءاللہ عنقریب ریویو کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب دارالامان میں ہیں پچھلے چند دنوں سے گو ضعف کے سبب طبیعت کسی قدر ناساز اور کمزور ہے مگر قرآن کریم کے درسمیں اور مریضوں کی علاج میں اسی طرح مصروف ہیں جیسی پوری صحت کے دنوں میں۔ اللہ تعالیٰ ایسے خیر مجسم انسان کو ہر تکلیف سے محفوظ رکھے آمین

مرض طاعون کی بابت اہل یورپ اور امریکہ کے خیالات

۲۰ اکتوبر کے پیسہ اخبار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے "کہ موسم سرما کی آمد آمد سے طاعون نے پھر ہاتھ پاؤں نکالنے شروع کر دئے ہیں اور ضلع جالندھر کے بعض دیہات میں اسکا ایک آدھ کیس دیکھنے میں آنے سے ازسرنو تشویش پیدا ہو گئی ہے جسکی تحقیق کیلئے ڈپٹی سنٹری کمشنر صاحب سکو والی تشریف لے گئے ہیں" اس خوفناک وبا کی بابت حال میں جو اہل امریکہ اور یورپ نے اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں اور اضلاع متحدہ کے مشہور و معروف اخبار سائنٹفک امریکن نمبر ۱۷ صفحہ ۲۰۳،۹ میں چھپے ہیں ناظرین اخبار الحکم کی واقفیت کے لئے ہم ذیل میں خلاصہ کر کے لکھتے ہیں۔ اہل امریکہ نے جہانتک پتہ لگایا ہے مرض طاعون کے وجود کا حضرت مسیح سے ۳۰۰۰ برس پیشتر تک کا پتہ لگا ہے لیکن ڈاکٹر ایف ٹڈ سول اور جے اے ڈک کے بیان کے موافق جو ۲۲ مارچ کے نیچر میں شائع ہوئی ہے اور جو انھوں نے نیو سوتھ ویلز کے رائل سوسائٹی کے سامنے پیش کئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ اس خوفناک مرض کے ابتدا کا جہانتک پتہ لگا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے ۱۱۴۱ برس پہلے ہی یہ مرض واقع ہو چکا ہے۔ چنانچہ جس وبا کا ذکر اسموئیل کی پہلی کتاب کے ۴-۵ اور ۶ باب میں ہوا ہے وہ وہی مرض طاعون ہی تھا لکھا ہے کہ جب فلسطی لوگوں نے خداوند کے عہد کے صندوق کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور اشدود میں لیگئے تو سخت وبا پھیل گئی اور اشدود اور اسکی نواحی کے لوگ سخت وبا میں گرفتار ہو گئے ۵ / ۱۰-۱۲ غرض اسموئیل کے ان تین بابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت طاعون کے واقع ہونیکا بڑا بھاری سبب روحانی کمزوری تھی جسنے دنوں کی دبا اور معصیت میں زیادتی کر دی تھی جو اس تمام تباہی کا سبب ہوئی جو اسوقت واقع ہوئی تھی ڈاکٹر ڈک لکھتے ہیں کہ اسموئیل کے موجودہ

ترجموں میں سے بعض میں وبا کو لکھا ہے لیکن قدیمی نسخوں میں طاعون کی گلٹیوں کا ذکر لکھا ہے اور جس زمانہ میں وہ وبا پھیلی تھی وہ ٹھیک وہی موسم تھا جسمیں عموماً طاعون کا زور زیادہ ہوا کرتا ہے اور اسی کتاب کے ابتدائی بابوں میں چوہوں کا بھی ذکر ہے جس سے اس بیان کی اور بھی تقویت ہوتی ہے کیونکہ حال کی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جگہ طاعون کا سبب ہی چوہے ہوئے ہیں ڈاکٹر موصوف اس زمانہ کے طاعون کے سبب کی بابت بیان کرتے ہیں کہ اسکا سبب وہی تھا جو اسموئیل کے ۳ باب میں بیان کیا گیا ہے چنانچہ ۱ سموئیل ۳ باب پر لکھا ہے کہ اسدن میں سب کچھ لاؤں گا جتنا میں نے اسکے گھرانے کے حق میں کہا ہے۔ کیونکہ میں نے اسے کہا کہ میں اسکی بدکاری کے سبب اس کے گھرانے سے انتقام لوں گا .... الخ

یہ مذکورہ بالا اس مضمون کا خلاصہ ہے جسکو ہم نے بہت سے زائد عبارتوں کے حذف کرنے کے بعد بیان کیا ہے ہم اسپر فی الحال اپنی طرف سے کوئی ریمارک نہیں کرنا چاہتے صرف ناظرین کی توجہ حضرت اقدس کے اس اشتہار کی طرف منعطف کرنا چاہتے ہیں جو غالباً ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو شائع ہوا تھا اور جسمیں اس خوفناک مرض کے اسباب و علاج پر بحث کی گئی ہے اور پھر جو بعض اخبارات نے اسپر نکتہ چینیاں کیں ہیں انکا جواب الحکم میں غالباً ۲۰ فروری کے پرچہ کے ذریعہ دیا گیا تھا ہمارے دلپر اس بحث کو پڑھکر نہایت ہی اثر اسوجہ سے ہوا کہ وہ لوگ جو الہامات سے بالکل بیخبر ہیں انمیں صداقت کے حاصل کرنے کا مادہ حکیم حمید نے کسقدر رکھا ہوا ہے جسکی ہمارے اہل ملک میں سے اکثر کو ڑمغزوں کو ہوا تک بھی نہیں لگی جیسا کہ اس مذکورہ بالا مضمون سے اور اپنے اہل ملک کے اعتراضوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے اور امید ہوتی ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کیموافق عنقریب آفتاب مغرب سے نہایت آب وتاب سے چمکنے لگے گا۔

جسکی ہمیں بڑی بھاری آرزو ہے۔ خدا کرے یہ جلدی ہو آمین ثم آمین۔

عبد العزیز گلی مسجد تنور خان دہلی۔

ایک نیا اخبار (پرانے قلم کا)

ہمکو یہ معلوم کرکے بیشک خوشی ہوئی ہے کہ مولوی انشاء اللہ خانصاحب سابق ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر شروع جنوری ۱۹۱۰ء سے اپنے احباب کے اصرار پر "وطن" کے نام سے ایک جدید اخبار جاری کرنیوالے ہیں جسکا روزانہ یا ہفتہ وار جاری ہونا صرف پبلک کی قدردانی پر منحصر ہے۔ مولوی محمد انشاء اللہ خانصاحب نے گذشتہ پانچسال تک جس قابلیت اور محنت کے ساتھ اخبار وکیل کو ایڈیٹ کیا ہے اس نے انکو خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اخبار کی دنیا میں ایک ایسا ایڈیٹر ثابت کر دیا ہے جو اپنے فرائض منصبی کو سمجھ سکتا ہے۔ ہمکو اور خود مولویصاحب موصوف کو بھی اس امر کا افسوس ہے کہ وہ آیندہ اخبار وکیل کے ساتھ ملکر کام نہیں کر سکتے۔ اور یہ بات ہمکو کھٹکتی ہے کہ جب کہ دو ایسے شخص جو بجائے خود مسلمانوں کی بہتری اور بہبودی کے خواہشمند ہونے کا کم از کم دعوی کرتے ہیں باہم ملکر کام نہیں کر سکتے تو پھر یہ خیرخواہی اور بہبودی قوم کی خواہش کا دعوی نرا دعوی ہی نہ ہو اور عملی کمزوری اصل حقیقت کو کھو کر قوم میں ایک قسم کی بدظنی پیدا نہ کر دے۔ اسلئے مولوی صاحب نے اپنے پراسپکٹس میں کوشش کی ہے کہ اس الزام کو اپنے اوپر سے اٹھا دیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک حد تک اپنی پریت میں کامیاب ہوتے دکھائی دیتے ہیں جبکہ انھوں نے ایک ایسی طرز کا اخبار قوم کے سامنے پیش کرنے کا اعلان کیا ہے جو اخبار وکیل کے اغراض کو اپنے اندر رکھتا ہوا بھی اس سے بالکل الگ اور ممتاز ہے۔ اخبار وطن جیسا کہ اسکے پراسپکٹس سے معلوم ہوتا ہے روزانہ جاری ہو سکتا ہے بشرطیکہ پانچسو درخواستیں معہ چندہ سالانہ یا باجازت وی پی بحساب ؎ مع محصول ڈاک اور نمونہ دیکھے بلامحصول ڈاک جار دسمبر تک مولویصاحب کے پاس آجاویں اور ہفتہ وار جاری ہوگا اگر ایکہزار درخواستیں (والیان ریاست سے ؎ رؤسا سے ؎ عام لوگوں سے للعہ طلبا سے ؎) معہ چندہ یا باجازت وی پی اس تاریخ تک آجاویں۔ اخبار وطن میں علاوہ معمولی باتوں کے جو ایک اخبار میں ہونی چاہئیں مندرجہ ذیل تین ضروری مضامین درج ہوا کرینگے (۱) قومی معاملات پر بحث (۲) فن زراعت کے متعلق مفید معلومات اور زمینداروں کی وکالت (۳) اہل ہند بالخصوص مسلمانوں کو صنعت و حرفت کیطرف توجہ دلانا

الغرض مولویصاحب ممدوح نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اخبار کو ایک عمدہ اخبار بنانیکے لئے ضروری کوشش کرینگے۔ مگر اصل یہ ہے کہ ساری باتیں پبلک کی قدردانی پر منحصر ہیں پبلک نے اگر ان کے حوصلہ افزائی کی تو کچھ شک نہیں کہ وہ اپنی محنت سے پبلک کی خدمت میں ایک دلچسپ اخبار پیش کر سکیں گے ہم اپنے اس آنیوالے ہمعصر کا خیر مقدم کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالے اسکو قوم کی بہتری اور بہبودی کے اصل ذریعہ کے شناخت کی توفیق دے اور اسکو ملک اور قوم کیلئے مفید ثابت کرے۔ ہماری یہ خوشی بہت ہی بڑی خوشی ہوتی اگر **وطن** کا روزانہ ایڈیشن ہفتہ وار وکیل کے دفتر سے جاری ہوتا۔

اصل پراسپکٹس اور اخبار کیلئے درخواست حمیدیہ ایجنسی کشمیری بازار لاہور کے پتہ سے ہو۔

ضروری اعلان

گذشتہ نمبر پورے ۱۶ صفحوں پر شائع کر دیا ہے اگرچہ میرا کوئی ارادہ نہ تھا کہ اس نمبر کو دو نمبروں کا قائمقام قرار دوں مگر بعض ایسی مجبوریوں کیوجہ سے جسکا اظہار ضروری نہیں میں اسکو دو نمبروں کا قائمقام قرار دیتا ہوں اور ہمیں بجائے خود ناظرین کی کوئی حق تلفی نہیں کی کیونکہ در آدر وکی ازد گنجان تحریر کے باعث صرف یہ ۲۴ صفحہ کا نمبر ۱۶ صفحوں میں آیا ہے تاہم انشاء اللہ العزیز میں کوشش کرونگا کہ انکو ایک نمبر کی کسر بھی کسی طرح پوری کر دوں۔ - ایڈیٹر

عجیب خبریں

[illegible] شاہزادی کا لخت جگر۔ جسکی اسوقت اُنکی عمر سوسہ برس کی تھی۔ شہر شوال میں وبائی تپ کے نذر ہو گیا ہے۔

لاہور کی شاہی مسجد اور وزیر خانکی مسجد کے لئے حضور وائسرائے نے جو تحائف بھیجنے کا وعدہ کیا تھا وہ طیار ہو گئی ہیں۔

منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام عنقریب دار الامان قادیان میں شروع ہونیوالا ہے۔ نقشہ طیار ہو گیا ہے جو لائق اور تجربہ کار کاریگروں کے پاس بغرض مشورہ بھیجا جائے گا۔

اسی موسم سرما میں زرعی تجارتی سکیم سوچنے کے واسطے ایک کمیٹی کلکتہ میں قائم ہوگی۔

پچھلے دنوں پیرس میں ایک غبارہ پیمانہ لگا کر آسمان کی طرف چھوڑا گیا تھا جو صحیح و سالم اُتر آیا۔ پیمانہ سے معلوم ہوا کہ یہ ساڑھے دس میل کی بلندی پر پہونچا تھا جہاں مقیاس الحرارت غبارہ کے باہر ایک سو دو درجوں پر تھا۔

افسوسناک خبر ہے کہ ضلع گورداسپور کی تحصیل شکرگڑھ میں طاعون پھوٹ نکلا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع معہ دیگر افسران موقعہ پر انتظام کر رہے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔

احمد آباد میں ڈیڑھ ہزار یتیم بچے جو بالکل لاوارث ہیں پادریوں کے زیر پرورش ہیں مسلمانوں کی انجمنیں کیا کرتی ہیں۔

ولایت کے بعض اخباروں اور رسالوں سے معلوم ہوا کہ بہت سی نیکدل مصنف مزاج انگریز اس امر کے قائل ہیں کہ مسیح ابن مریم صلیب پر نہیں مرے بلکہ صلیب سے زندہ اُتر آئے۔ مدہوشی کیسی حالت تھی۔ کسر صلیب کیلئے یہ اچھا حربہ ہے۔ کفارہ کا طلسم ٹوٹ جائیگا اور مسیحائے لکھو قرآنی عظمت کے اظہار کا وقت آپہونچا۔ مسلمانو مبارک ہو۔

بیعت

کمال شاہ صاحب درویش ساکن صورت
غلام محمد صاحب کلرک محکمہ بندوبست ساکن بھیرہ شاہپور
میاں نور احمد صاحب ساکن بھڈیار ضلع امرتسر
مائی دمڑی صاحبہ [illegible] ” ”

میاں مہتاب الدین صاحب ”	میاں امام الدین صاحب ”
میاں حاکم الدین صاحب ”	میاں محمد الدین صاحب ”
میاں باغ الدین صاحب ”	میاں جان محمد صاحب ”
میاں نور محمد صاحب ”	منشی کرم الدین صاحب ”
میاں احمد الدین صاحب ”	امام بی بی صاحبہ ”
حسنت بی بی صاحبہ ”	جان بی بی صاحبہ ”
امیر بی بی صاحبہ ” ” ”	

شیخ غلام جیلانی صاحب فانونگو ساکن گھومن کلاں ضلع گورداسپور
کرم الٰہی صاحب جہلم۔ حال راولپنڈی
احمد یار دلہ صاحب بہور کلیانہ ضلع کانپور۔ حال احمد کچہری کلکٹری
روشن دین صاحب غلام حسین صاحب ساکنان سیالکوٹ
مولوی بدر الدین صاحب۔ سیدوالہ ضلع گوجرانوالہ۔
حافظ کرم الٰہی صاحب۔ والد مولوی سید احمد صاحب۔ کوٹوتارڑ ”
مولوی سید احمد صاحب ” پیر بخش صاحب ” اللہ دین صاحب ”

رحمت اللہ صاحب ساکن داتہ ضلع ہزارہ۔
وزیر علی صاحب پانڈا۔ موہرانہ۔ پٹیالہ
حافظ مولوی عبد الحلیم صاحب۔ بندہ پورہ۔ کشمیر
مرزا محمد بیگ صاحب۔ سیالکوٹ۔
سلطان محمود صاحب۔ کنڈان۔ شاہپور
میاں غلام احمد صاحب۔ لدھیانہ
محمد عبد القادر صاحب۔ کولار
شیخ نور الدین صاحب۔ دھرم کوٹ رندھاوا۔ گورداسپور
قاضی عبد الرؤف صاحب۔ کوٹ قاضی۔ گوجرانوالہ
چراغ الدین صاحب۔ اودھووال ”
میاں رمضان صاحب۔ سیدوالہ ضلع منٹگمری
الٰہ بخش صاحب ” کبیر بیگ صاحب ” نور الٰہی صاحب ”
مولوی عبد الحق صاحب ساکن مالکہ حاجی ” ”
غلام محمد صاحب ” عبد الرحمن صاحب وجھل ”
مولوی خیر الدین صاحب۔ سیدوالہ محمد وزیر صاحب ”
امام الدین صاحب ” تضمیر الدین صاحب ”
قاضی نونگر علی صاحب۔ علی پور کھیڑہ ضلع میں پوری
شیخ احمد حسن صاحب قصبہ نیدپور ضلع بجنور۔ حال کپورتھلہ
محافظ کوٹھی مہاراجہ صاحب کپورتھلہ۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا ابتدائی سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتا ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرانی ماسہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم ساتکلی صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس سرمہ کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۱۸ سال پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں جوڑ دو جوڑ دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں فرق اسقدر آ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ انگلیاں کو جو اسکے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھ سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر جلال گھوس رائے بہادر

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ۔ ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے تاریخ ... میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے اہتمام سے طبع ہو کر شائع ہوا